83179- بیٹے کا حقدار بیوی ہے یا خاوند جس پر جادو کی تہمت ہے اور جادو کی علامات کیا ہیں ؟

سوال

میرے بیٹے کی عمر تقریبا گیارہ برس ہے ، وہ بہت زیادہ غصہ اور دشمنی والا بن چکا ہے ، نہ تو میری عزت واحترام کرتا ہے اور نہ ہی بات مانتا ہے ، اور میرے سامنے آواز بھی بلند کرتا ہے ، اور جب سے اس کے والد نے اسے کمپیوٹر دیا ہے بغیر کسی سبب کے بعض اوقات ہاتھ بھی اٹھاتا ہے ، یہ علم میں رہے کہ اس کا باپ جادو ٹونا کرتا ہے ،مجھے یہ یقینی طور پر تو معلوم نہیں کہ وہ جادوگر ہے ، اللہ ہی جانتا ہے .

اور وہ مجھ سے بیٹا لینا چاہتا ہے ہمارے درمیان طلاق ہوچکی ہے ، کس طریقہ سے میں اپنے آپ اور اپنے بیٹے کو بچا سکتی ہوں ، اور میرا بیٹا پہلی حالت پر واپس آجائے جس طرح تھا اس کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا ، اور اس باپ کی حقیقت کا مجھے علم کیسے ہوسکتا ہے ؟

اور اگر باپ اپنے بیٹے کو ملنے کے لیے آئے اور مجھے یقین ہوجائے کہ باپ جادوگر ہے اور مجھے اور بیٹے کو نقصان پہنچانا چاہے تو کیا میں اسے بیٹے سے ملنے سے روکنے کا حق حاصل ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

شریعت مطہرہ نے والدین کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھیں اور ان کی اچھی اور بہتر تربیت و پرورش کریں ، اور پھر اولاد اس کی تربیت حاصل کرتے ہیں جو وہ سنتے اور پڑھتے اور اپنے گھر اور راستوں اور سکولوں میں دیکھتے ہیں ، اور ان کی بچوں کی تربیت میں جو بھی خلل ہوتا ہے وہ ان میں سے کسی ایک یا ساری اشیاء میں خلل کی وجہ سے ہے .

آپ کے بیٹے میں آپ کے ساتھ جو بداخلاقی پیدا ہوئی ہے ہوسکتا ہے اس کا سبب وہ اختلافات اور مشکلات ہوں جو وہ اپنے گھر میں آپ دونوں کے درمیان دیکھتا اور سنتا رہا ہے ، جس کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلا.

اور اس کا سبب وہ بھی ہوسکتا ہے جو اس نے کمپیوٹر میں دیکھا اور سنا ہے ، اور بعض اوقات اس کا سبب جادو بھی ہوسکتا ہے کہ اس پر آپ سے کراہت کرنے کا جادو کیا گیا ہو تا کہ آپ کا خاوند آپ سے بدلہ لے

سکے، یہ سب احتمالات ہوسکتے ہیں، اور ہوسکتا ہے یہ سارے اسباب جمع ہوں جس کی وجہ سے آپ کا بیٹا اس طرح کے غلط معاملات کر رہا ہے.

بہر حال: آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ
اس کا سبب تلاش کر کے بیٹے کی اصلاح کریں، اور وہ سبب تلاش کریں جس کی وجہ سے آپ کے ساتھ وہ اس طرح کا سلوک کر رہا ہے، تا کہ آپ اس سبب کو دور کر سکیں، اس لیے آپ اپنے بیٹے کو اپنے اور خاوند کے درمیان پیدا ہونے والی حالت کی حقیقت حال کو کسی ایسے طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کریں جو بیٹے کی عقل اور عمر کے مناسب ہو.

اور اگر اس کا سبب کمپیوٹر میں دیکھی
اور سنی جانے والی اشیاء ہیں تو پھر آپ ان اشیاء اور سی ڈی اور دوسرے پروگرامز کی نگرانی کریں جس کا وہ مشاہدہ کرتا رہتا ہے، اور اس سلسلہ میں اسے بہتر راہنمائی کرنا ضروری ہے جس کی بنا پر وہ کمپیوٹر سے بہتر طور پر استفادہ کر سکے، اور اگر وہ آپ کی بات نہیں مانتا تو پھر آپ مکمل طور پر اسے اس کے استعمال سے روک سکتی ہیں.

اور اگر اس کا سبب باپ کی جانب سے
جادو ہو تو اس کے لیے آپ قرآن مجید اور سنت نبویہ سے ثابت شدہ شرعی اذکار اور دعاؤں کے ساتھ علاج کر سکتی ہیں، اور کسی پختہ اور متقی اور دین والے شخص کے سامنے بچے کو پیش کرنے اور اس سے دم کروانے میں کوئی حرج نہیں.

دوم:

اور اگر اس کا والد جادو وغیرہ کرتا
ہے تو اس کی حقیقت آپ کو اس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ اس سے جو لوگ ملنے آتے ہیں یا جن کا وہ علاج کرتا ہے وہ کس طریقہ سے کرتا ہے اور اپنے ملنے والوں کو کیا کہتا ہے، اس سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ جادو کرتا ہے یا نہیں.

بعض اہل علم نے جادوگر کی کچھ
علامتیں بیان کیا ہیں جو ہر کوئی معلوم کر سکتا ہے کہ وہ اہل خیر و اصلاح میں سے یا کہ کسی اور سے تعلق رکھتا ہے، اور وہ علامات درج ذیل ہیں:

1 وہ شخص مریض سے ماں کا نام معلوم
کرتا ہے، اور علاج کے لیے بعض مخصوص اشیاء مثلا بال یا لباس وغیرہ طلب کرتا ہے.

2وہ ایسے کلمات کہتا ہے جن کا کوئی
معنی اور مراد نہیں ہوتا، اور نہ ہی سننے والا انہیں سمجھ سکتا ہے، اور اس طرح کے
کلمات ہوسکتا ہے جنوں اور شیطانوں کو بلانے اور پکارنے کے لیے ہوتے ہیں تا کہ وہ
اس کی خدمت کریں.

3علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ :
جادوگر نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا، اور نہ ہی نماز پنجگانہ مسجد میں ادا کرتا
ہے.

4اس کا لباس گندہ اور اس سے گندی
قسم کی بدبو آ رہی ہوتی ہے، اور وہ اندھیرا پسند کرتا ہے.

5وہ مریض کو تعویذ دیتا ہے جو نمبر
اور لکیروں اور خانوں وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں.

اور اس کی حقیقت کو معلوم کرنے کے
لیے اس کا ان سب یا کچھ صفات سے متصف ہونا ضروری ہے، اس طرح آپ اس کی حقیقت معلوم
کر سکتی ہیں، یہاں ایک تنبیہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے آپ اس پر جادو کی تہمت لگانے میں
غلو سے کام لے رہی ہوں، اس لیے اس پر حکم لگانے میں آپ کو عدل و انصاف سے کام لینا
چاہیے، اور تہمت لگانے سے قبل اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے.

جب آپ اس سے علیحدہ ہو چکی ہیں، تو
ہم آپ کے متعلق یہ رائے نہیں رکھتے کہ آپ اس شخص کی حالت سے جس نے آپ کو طلاق دے رکھی
ہے سے بہت زیادہ مشغول رہیں اور کھوج لگاتی رہیں کہ کیا وہ جادوگر یا نہیں.

بلکہ آپ کو یہ چاہیے کہ آپ اپنے ساتھ
ہی مشغول رہیں اور یہی آپ کے نفس کے لیے حفاظت کا باعث ہے، اور اسی میں آپ کے بیٹے
کی بھی حفاظت ہے، اور اس میں مشغول ہوں کہ آپ اپنے بیٹے کی تربیت و پرورش کا حق کس
طرح ادا کر سکتی ہیں.

سوم :

رہا بچے کی پرورش کا مسئلہ : تو یہ
معلوم ہونا چاہیے کہ پرورش سے مراد بچے کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت و تربیت ہے،

اس لیے ایسا شخص جو فاسق و فاسد ہو یا ضائع کرنے والا اور سستی و کاہلی کرنے والا ہو، یا زیادہ سفر کرنے والا ہو تو اس سے پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں اولاد کی مصلحت کو نقصان ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

" یہ معلوم ہونا چاہیے کہ والدین میں
سے کسی ایک کو مقدم کرنے میں مطلقا شارع کی کوئی نص نہیں، اور نہ ہی والدین میں سے مطلقا کسی ایک کو اختیار کرنے میں، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ والدین میں سے کسی ایک کو مطلقا متعین نہیں کیا جائیگا؛ بلکہ دشمنی و زیادتی کے ہوتے ہوئے اس کو(یعنی جو زیادتی کرنے والا یا والدین میں سے کوتاہی کرنے والا ہو) نیکی کرنے اور عدل و انصاف اور واجب کو ادا کرنے والے پر مقدم نہیں کیا جا سکتا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (132/34).

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پرورش
کی عمر تمیز اور دوسرے سے مستغنی ہونے کی عمر ہے، یعنی: پرورش اس وقت تک ہوگی جب تک بچہ امتیاز کی عمر کو پہنچ کر پرورش کرنے والے سے مستغنی نہ ہو جائے.

دوسرے معنی میں یہ کہ: وہ اکیلا خود
ہی کھانے پینے لگے اور خود ہی استنجاء وغیرہ کرنے لگے، اور جبکہ آپ کا بیٹا گیارہ برس کی عمر کو پہنچ چکا ہے اس لیے اسے والدین میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا جائیگا کہ وہ والد کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا آپ کے ساتھ؛ اور یہ وہ اپنی رضا و خوشی سے اختیار کرے اس پر کسی بھی قسم کا کسی جانب سے دباء نہ ہو.

اور اس پر کہ اس کا اختیار اس سبب سے
نہ ہو کہ وہ نماز کی پابندی نہ کرے، یا پھر اللہ کی اطاعت والے کام سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو، یا اس میں اس کے دین اور دنیا کی مصلحت ہو؛ کیونکہ اس حالت میں اس کا اختیار کرنے میں اس کے لیے نقصان اور ضرر ہے.

اور بہت سارے بچوں کا اختیار اس وجہ
سے ہوتا ہے کہ جو اس کے ساتھ زیادہ نرمی کریگا یا اسے جو زیادہ کھیل کود کا موقع

دیتا ہو تو وہ اسے اختیار کرتا ہے، اس لیے اسے ایسا نہیں کرنے دینا چاہیے جو وہ چاہتا ہے.

اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا والد جادو کرتا ہے تو والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کی مصلحت کا خیال کرتے ہوئے اس کی دیکھ بھال کریں، تاکہ ان دونوں کا اختلاف اور تنازع بچے کے ضیاع اور ناکامی کا سبب نہ بن جائے.

مزید آپ سوال نمبر (8189) اور (20705) اور (21516) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے سارے حالات کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے بیٹے کو اپنی رضا کے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کی بیٹی کی اصلاح فرمائے، اور اس کے دین کی حفاظت فرمائے.

واللہ اعلم.